© rasailojaraid.com

ترتیب: ڈاکٹر حافظ محمد سجاد
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

مکاتیب ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ بنام ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ

© rasailojaraid.com

(۱)

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ عالم اسلام کے نامور محقق، مفکر اور سیرت نگار تھے۔ آپ کی علمی، فکری، تحقیقی و تصنیفی زندگی تقریباً اسی پچاسی سال کے طویل عرصے پر پھیلی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تعلق خاندان نوائط سے تھا۔ نوائط کا نسبی تعلق عرب کے معزز قبیلہ بنو ہاشم کی ایک شاخ سے تھا۔ یہ لوگ مدینہ کے رہنے والے تھے۔ نوائط نے حجاج بن یوسف کے ظلم وستم سے تنگ آ کر ہجرت کی اور یہ خاندان جنوبی ہند کے ساحلی علاقوں پر آ کر آباد ہو گیا تھا۔ یہ خاندان اپنی دین داری، شرافت اور علمی رجحانات و خدمات کے لحاظ سے بہت معروف و مشہور ہے (۱)۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ ۱۶ محرم ۱۳۲۶ ہجری بمطابق ۱۹ فروری ۱۹۰۸ بروز چہار شنبہ کو فیل خانہ جو کہ حیدر آباد (دکن) کا قدیم محلہ تھا، میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام ابو محمد خلیل اللہ تھا جو کہ مددگار معتمد مال گزاری حیدر آباد تھے اور والدہ کا نام بی بی سلطان تھا۔ آپ کی پانچ بہنیں اور تین بھائی تھے۔ ایک بھائی کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ بہنوں کے نام امۃ العزیز بیگم، امۃ الوہاب بیگم، امۃ رقیہ بیگم، امۃ الصمد بیگم، حبیبۃ الرحمٰن اور بھائیوں کے نام محمد صبغت اللہ، محمد حبیب اللہ اور محمد غلام احمد ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تعلیم کا آغاز گھر سے دینی تعلیم سے ہوا۔ ان کی رسم بسم اللہ والد محترم نے پڑھائی۔ کچھ عرصے تک خود بیٹے کو درس دیتے رہے۔ پھر حیدر آباد کی مشہور درس گاہ دار العلوم میں داخل کرایا جہاں وہ چھٹے درجے تک پڑھتے رہے۔ چھٹی جماعت کے بعد انہیں مدرسہ نظامیہ میں شریک کرایا۔ ایک سال وہ وہاں پڑھتے رہے۔ اس زمانے میں انگریزی تعلیم حاصل کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا، مگر ڈاکٹر حمید اللہ انگریزی زبان کی اہمیت سے واقف تھے۔ انہوں نے انگریزی تعلیم اپنے والد صاحب کی اجازت کے بغیر حاصل کرنا شروع کی۔

ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے بعد ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جامعہ عثمانیہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۲۸ء میں ڈاکٹر صاحب نے جامعہ عثمانیہ سے فقہ میں بی اے کیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۰ سال تھی ۱۹۳۰ء میں ایم اے کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی سال ایل ایل بی بھی کر لیا۔ جامعہ عثمانیہ میں تحقیقات علمیہ کے لیے علیحدہ شعبہ ۱۹۳۰ء میں قائم کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب اس شعبہ کے پہلے طالب علم تھے۔ ان کی تحقیق کا موضوع ''اسلامی و یورپی قانون بین الممالک کا تقابلی مطالعہ'' تھا۔ ایم اے میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہونے پر ڈاکٹر صاحب کو جامعہ عثمانیہ سے دو سال کے لیے ۷۵ روپے ماہوار وظیفہ ملا تھا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جامعہ عثمانیہ سے درخواست کی کہ انہیں تحقیقی کام کے لیے مواد جمع کرنے کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت دی جائے اور وہاں ان کا وظیفہ بھی جاری رکھا جائے جو جامعہ عثمانیہ نے قبول کی۔

حصول علم اور تحقیق کا شوق ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو یورپ لے گیا جہاں کی لائبریریوں اور درس گاہوں سے آپ نے خوب استفادہ کیا۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں جب وہ تحقیقی کام کے سلسلہ میں استنبول میں تھے تو جرمنی کی بون یونیورسٹی کے پروفیسر کرنیکو نے ان کو بون آنے کی دعوت دی۔ جامعہ عثمانیہ نے ان کو اجازت دے دی کہ وہ اپنا مقالہ بون یونیورسٹی کو پیش کر سکتے ہیں۔ بون یونیورسٹی میں قیام کے دوران مخطوطات سے استفادہ کیا۔ برلین میں بعض نادر و نایاب مخطوطات دریافت کیے۔ بون یونیورسٹی میں ۱۹۳۳ء میں ڈاکٹر صاحب نے اپنا تحقیقی مقالہ ''اسلام کے بین الاقوامی قانون میں غیر جانب داری'' کے موضوع پر پیش کیا۔ اس مقالہ پر آپ کو ڈی فل کی ڈگری عطا کی گئی۔ اس کے بعد آپ پیرس آئے ۔ ۱۹۳۴ء میں آپ نے پیرس کی مشہور و معروف سور بون یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کے لیے داخلہ لیا۔ ان کے تحقیقی مقالے کا موضوع تھا ''عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں اسلامی سفارت کاری''۔ گیارہ مہینے کی قلیل مدت میں مقالہ مکمل کیا اور ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو انہیں ڈی لٹ کی سند نہایت اعزاز کے ساتھ عطا کی گئی۔ جرمنی اور فرانس کی جامعات سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کا ارادہ ماسکو یونیورسٹی سے تیسری ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کا تھا، لیکن آپ کے وظیفہ کی مدت ختم ہوگئی۔ اعلیٰ ڈگریز کے حصول کے بعد ڈاکٹر صاحب وطن تشریف لائے اور مادر علمی جامعہ عثمانیہ سے وابستہ ہو گئے۔ جہاں وہ دینیات اور اسلامی قانون کی تعلیم دیتے رہے۔ یہ سلسلہ ۱۹۴۸ تک جاری رہا۔

تقسیم ہند کے بعد ریاست حیدر آباد کا سقوط ہو گیا تو ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے پیرس کو اپنا مستقل رہائشی مقام بنانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے فرانس کے ممتاز ادارے نیشنل سنٹر آف سائنٹفک ریسرچ National Centre of Scientific Research میں شمولیت اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ ترکی میں مہمان پروفیسر کی حیثیت سے تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۷ء میں ڈاکٹر ز کی ولیدی طوغان نے (جو استنبول یونیورسٹی میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر تھے)۔ ڈاکٹر صاحب کو مہمان پروفیسر کی حیثیت سے مدعو کیا۔ ان کے لیکچروں میں طلبہ کے علاوہ تعلیم یافتہ افراد اور دانشوروں کی خاصی تعداد شریک ہوا کرتی تھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ڈاکٹر صاحب کے علم وفضل اور سیرت و کردار کی شہرت سارے ملک میں پھیل گئی۔ پچیس برس تک وہ استانبول یونیورسٹی، ارض روم یونیورسٹی اور دیگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جامعات میں مہمان پروفیسر کی حیثیت سے جاتے رہے۔ وہ سال میں تین مہینے ترکی اور باقی ایام پیرس میں گزارتے تھے۔ یورپ کے قیام کے دوران ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جرمنی اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ پیرس میں آپ نے مستقل قیام کیا۔ وہاں کتب خانوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ پیرس کو بہت پسند کرتے تھے۔ وہاں پر رہتے ہوئے انہوں نے تحقیق کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک بلند پایہ محقق، عالم دین، ادیب اور داعی اللہ تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تحقیق، تصنیف وتالیف اور اسلام کی خدمت میں صرف کر دی۔ انہوں نے بے شمار علمی خزانہ ورثے میں چھوڑا ہے جو دین اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت ہے اور قابل فخر سرمایہ ہے۔ انہوں نے قرآن وحدیث، فقہ وقانون اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے متنوع ومختلف موضوعات پر تقریباً ایک ہزار مقالات اور ایک سو ستر وقیع کتب یادگار چھوڑی ہیں۔ محمد حمید اللہ کا علمی وفکری سرمایہ صرف ان کے مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب ومقالات تک ہی محدود نہیں رہا۔ ان کے مکاتیب بھی علوم ومعارف کا ایک وقیع گنجینہ ہیں۔ ان مکاتیب سے نہ صرف مختلف اسلامی علوم وفنون کے حوالے سے قیمتی ومفید معلومات فراہم ہوتی ہیں بلکہ ان سے ڈاکٹر صاحب کی شخصیت ان کے اصول زندگانی، ان کے عادات ومعمولات اور ان کی گوناں گوں دلچسپیوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

(۲)

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ عالم اسلام کے نامور سکالر، مفکر، اور داعی کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی علمی وتحقیقی خدمات کے قدردان تھے۔ دونوں صاحبان علم کی علمی دلچسپیاں فقہ اسلامی، اسلام کے قانون بین الممالک اور سیرت طیبہ میں تھیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے نہ صرف ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی علمی مطالعات وتحقیقات سے استفادہ فرمایا بلکہ ان کو متعارف کروانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر غازیؒ صاحب نے ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی وفات پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''مجھے ذاتی طور پر ان سے ملنے کا ۱۹۷۳ء میں نیاز ہوا اور ان کے دنیا سے تشریف لے جانے کے آخری مہینوں تک جاری رہا۔ اس زمانے میں ڈاکٹر صاحب کے قلم سے کوئی ایسی تحریر نہیں نکلی جو انہوں نے کبھی اپنے دستخط یا دستخط کے بغیر مجھے اس کے ارسال سے مشرف نہ فرمایا ہو۔ اس دوران میں بار بار ایسے مواقع آئے کہ ڈاکٹر صاحب نے بعض زیر تحقیق معاملے میں مجھے اس کا مستحق سمجھا، اس قابل گردانا کہ مشاورت کا شرف عطا کر سکیں۔'' (۲)

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے حوالے سے اپنے تاثرات میں اس بات کا بھی ذکر فرمایا کہ ''ڈاکٹر صاحب کے اس وقت میرے پاس ۱۲۴ خطوط محفوظ اور دستیاب ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھ اور خطوط بھی کاغذات سے مل جائیں۔ ان خطوط کو مرتب کرنے کا پروگرام ہے اور ان خطوط کی تمہید میں یہ ساری یادداشتیں جو ابھی تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حافظے میں ہیں، لکھی نہیں گئیں، اس تمہید میں لکھنے کا پروگرام ہے۔ بظاہر تمہید بھی ۱۵۰۔۲۰۰ صفحے کی ہوگی۔‘‘(۳)

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ صاحب نے اپنے نام ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے یہ خطوط کمپوز کروالیے تھے اور اب وہ ان خطوط کا پس منظر بیان کرتے ہوئے تفصیلی حواشی لکھنا چاہتے تھے، مگر بیرونی سفر اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے یہ کام مکمل نہ ہو سکا۔ راقم نے ڈاکٹر صاحب کے حکم پر ان خطوط کی پروف خوانی کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ان خطوط میں جن علمی نکات کی نشاندہی کی گئی ہے، ان کے حواشی میں لکھ دوں اور جو امور آپ سے متعلق ہیں، ان کی آپ خود وضاحت کر دیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند کیا اور فرمایا کہ کوئی وقت مقرر کر لیتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس کے بعد ملاقات کی نوبت نہ آسکی اور آپ اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔

ماہنامہ 'الشریعہ' کی اس خصوصی اشاعت بیاد ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کے لیے ابتدائی دس خطوط ہدیہ قارئین ہیں۔ تمام ۱۲۴ خطوط پر حواشی کا کام جاری ہے، ان شاء اللہ ششماہی معارف اسلامی کے خصوصی شمارے بیاد ڈاکٹر محمود احمد غازی میں ان کو شائع کیا جائے گا۔

خط نمبر: ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۷ ربیع الانور ۱۳۹۴ھ

مکرمی زاد مجدکم

سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ کل یہاں پارلیس ہو کر آیا۔ ممنون ہوا۔

اگر کسی شخص کو قابل طباعت فرانسیسی آتی ہو اور مصارف طباعت کا بھی انتظام کر سکتا ہو تو:

الف) عشرہ مبشرہ میں سے ہر ایک کے حالات

ب) حضرت بلالؓ، صہیبؓ و سلمان فارسیؓ میں سے ہر ایک کے حالات

ج) ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے حالات

د) دیگر ممتاز صحابیاتؓ کے حالات

ھ) اخلاقی قصے کہانیاں، لطائف، ضرب الامثال

و) اردو کے شہ کاروں کے ترجمے

ز) تصوف پر اچھی کتابیں جو خلاف شریعت نہ ہوں

غرض آغاز ہے، ابتدائی نوعیت کی کتابیں بھی نو مسلموں اور ان کی اولاد کو درکار ہیں اور بلند پایہ کتابیں بھی، السعی منا والاتمام من اللہ۔ کار دنیا کسے تمام نکرد۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجھے یہاں مئی کے اواخر تک رہنا ہے۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

خط نمبر: ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱ رجب ۱۳۹۴ھ

مکرمی دام لطفکم

سلام مسنون

آج صبح عنایت نامہ ملا، شکر گزار ہوں۔

آپ کا سوال فرانسسی تالیف کے متعلق ایسا ہے جس کا خود آپ ہی نے جواب دے دیا ہے کہ عبد القدوس صاحب آپ کی مدد فرمانے والے ہیں۔ دوسرے سوال کے سلسلے میں یہ محض حسن ظن ہے کہ فرنگستان میں ہر چیز تیار ملتی ہے، ضرورت بس ایک پوسٹ کارڈ یا ایروگرام کے لکھنے کی ہے۔ یورپ میں مردم شماری کے وقت کبھی مذہب دریافت نہیں کیا جاتا، کسی کو معلوم نہیں کہ کہاں کتنے مسلمان ہیں۔

کافی عرصہ ہوا پروفیسر ماسین یوں Massignon نے سالنامۂ عالم اسلام Annuai nedu monde musulman شائع کرنا شروع کیا تھا۔ اس میں ہر قسم کے معلومات تھے۔ اب تو مؤلف کی وفات بھی ہو چکی ہے۔ معلومات کی ''صحت'' کا اندازہ اس سے کیجیے کہ انگلستان میں دس بارہ نومسلم ہیں، فرانس میں ایک بھی نہیں! فرانس میں آج کل پچیس تیس لاکھ مسلمان ہیں جن میں خاصے نومسلم بھی ہیں۔ میرے اندازے میں شہر پارلیس ہی میں دس ہزار سے کچھ زیادہ نومسلم ہیں۔ یہاں فی الحال France-Islam نامی ایک فرانسسی ماہنامہ ہے۔ تین اسلامی انجمنیں قابل ذکر ہیں:

Centre Cultural Islamique,
Amicale des Musulmans
Association des Etudiants Islamiques

انگلستان میں سو سے زائد مسجدیں ہیں۔ پارلیس میں اب بارہ پندرہ ہو چلی ہیں۔

انگلستان میں کم از کم نو گرجا مسلمانوں کی مسجدوں کا کام دیتے ہیں تو پارلیس میں دو۔ باقی فرانس میں مزید دو کا مجھے علم ہے، مگر ان خبروں کی اشاعت سے ہمیں مشکلیں ہی پیش آئیں گی کیونکہ ہر ملک و قوم میں تنگ نظر اور متعصب لوگ بھی ہوتے ہیں اور وہ شور مچائیں تو روادار لوگ بھی ہاتھ روک لیتے ہیں۔

©rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راوس کے مسلمان کے متعلق کوئی پندرہ بیس سال قبل فرانسیسی وزارت خارجہ نے ایک کتاب شائع کی تھی۔ مؤلف کا نام Bennigsen ہے مگر اب اس کا ملنا ممکن نہیں۔

والسلام

محمد حمید اللہ

خط نمبر:۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۷ر محرم ۱۳۹۵ھ

مکرمی

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ شکریہ۔ پابہ رکاب ہوں۔

آپ کا سوال مجھے بھایا نہیں۔ کسی بھی موضوع کو لیا جا سکتا ہے، اہمیت عنوان کو نہیں مندرجات کو ہوتی ہے۔ ہر موضوع پر کام ہو سکتا ہے۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

خط نمبر:۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵ر ذوالقعدہ ۱۳۹۶ھ

مکرمی دام لطفکم

سلام مسنون۔ عید مبارک

عنایت نامہ ملا اور یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ آپ کی محترم و عزیز ہمشیرہ نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ میری مبارکباد پہنچائیں۔ توقع ہے کہ یہ چھٹے (آخری) اڈیشن پر مبنی ہے۔

اگر وہ چاہتی ہیں ــــ اور یہ ضروری نہیں ــــ کہ میں بھی ترجمے پر ایک نظر ڈال لوں تو براہ کرم ارسال سے قبل مجھ سے پوچھ لیں۔ اگر وصولی کے زمانے میں، میں پارلیس میں نہ رہوں تو بستہ بھیجنے والوں کو واپس ہو جائیگا۔ سمندری ڈاک دو ماہ سے زیادہ لیتی ہے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکرر

براہ کرم کبھی پارسل نہ بھیجیے۔ وہ لازماً چنگی خانہ جاتی ہے اور چنگی نہ بھی لی جائے تو اجرت کار بارہ فرانک (تقریباً چھتیس روپے) لی جاتی ہے۔ امید کہ خیال رکھا جائے گا۔

خط نمبر: ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم زاد مجدکم ۶ رمحرم ۱۳۹۸ھ

سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ استانبول والوں کی عنایت سے کل یہاں آیا، شکریہ۔ عزیز آپا جان کو میری مبارک باد فرمائیں۔ میں دو دن میں جرمنی کے سفر پر جا رہا ہوں۔ دو ایک ہفتوں میں واپس آنے پر مکرر جنوبی فرانس جانا ہے۔ فروری میں ترکی کا سفر درپیش ہے۔ (اس سال استانبول کی جگہ ارضروم کی دعوت آئی ہے) اور وہاں کثیر سرکاری فرائض میں اس کا وقت نہ ملے گا کہ آپا جان کا کام کروں۔ اصل کتاب بھی ساتھ نہ ہوگی (میں اشرف صاحب کو ساتواں اڈیشن تصحیح کے بعد ان کی فرمائش پر بھیج چکا ہوں، معلوم نہیں چھپا یا نہیں) چھٹے اڈیشن میں عربی متن بہت غلط چھپے ہیں۔

ان حالات میں التجاء ہے کہ ساری کتاب ایک ساتھ اس طرح بھیجیں کہ وہ مثلاً جون کے آغاز میں فرانس آئے۔ احتیاطاً پتہ لینڈ لیڈی کا لکھیے تا کہ میری غیر حاضری میں بھی ڈاکیا بستہ پہنچا دے۔

خدا کرے آپ سب خیر و عافیت سے ہوں۔

نیازمند

محمد حمید اللہ

LA CONCIERGE
POUR Mr. Hamidullah
4, Rue de Tournan
25006- Paris/France

خط نمبر: ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدوم و محترم متعنا اللہ بطول حیاتکم ۲۷ ربیع الانور ۱۴۰۰ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اس ناچیز کی جو قدر افزائی اور مہمان نوازی اسلام آباد میں فرمائی، اس پر ممنونیت کے اظہار کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الفاظ نہیں پاتا۔ حفظکم اللہ و عافاکم۔

بہاولپور کا سفر متعین ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ پاریس سے ۵ مارچ کو نکلوں گا اور ایک دن کراچی میں آرام لے کر آگے روانہ ہو جاؤں گا۔ ۸ تا ۲۱ مارچ وہاں درس ہیں۔ پھر فرانس واپسی ہے۔ ابھی یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آیا مختصر قیام ہی کے لیے سہی، اسلام آباد آسکوں گا۔ سب احباب کو سلام مسنون عرض کرتا ہوں۔

غازی صاحب آپ کے رفیق تھے جن کے ہاں آپ کی ہمراہی میں رات کی دعوت ہوئی تھی۔ بعض چیزیں دریافت کی تھیں جو ذیل میں درج ہیں۔ ان سے فرما دیں تو نوازش ہوگی:

Paul Coudere, Le Calwdrier مطبوعہ پاریس کے مطابق یہودیوں نے کالدیا والوں سے تقویم لی۔

ان کے مہینے اب یہ ہیں:

1. Tishre 2. Marsahevan 3. Kislew. 4. Tebet 5. Sebat 6. Adar 7.. Nisan 8. Iyar 9. Sivan 10. Tamoug 11. Ab 12. Elul

یہودیوں کی Civil تقویم تشری کے مہینے سے شروع ہوتی ہے، خزاں میں، اور یہ مہینہ کبھی اکتوبر اور کبھی ستمبر میں آتا ہے کیونکہ مہینے تو قمری ہوتے ہیں لیکن نسی کر کے تیرھواں مہینہ وقتاً فوقتاً ماہ آدار کے بعد بڑھاتے ہیں اور یہ زائد مہینہ Veadar کہلاتا ہے۔ مگر مذہبی تقویم میں سال کا آغاز ماہ نیساں سے ہوتا ہے جو مصر سے نکلنے اور دریا عبور کرنے (Peskha) کی یاد سے مربوط ہے۔ نسی کے باعث ماہ نیساں اپریل سے کبھی زیادہ دور نہیں ہوتا۔

نیازمند

محمد حمید اللہ

خط نمبر: ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ۲۱ رشعبان ۱۴۰۰ھ

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

نوازش نامہ ملا۔ مضمون کے ص: ۷ پر Rune Genu نہیں Rene Guenon۔ ص: ۱ پر عاقل نہیں آ کوئیل Aquil قلینڈی نام ہے۔ ص: ۱ پر اپنے محل میں'' کی جگہ'' اپنے محل کے قریب۔ ص: ۳ مشل والی شاں، امیشل مصطفیٰ وال ساں vichel Valsam ہے۔ ص: ۵ پر'' اس پادری کو چند سال قبل ایک پادری کے قتل کے جرم میں'' کو'' ایک عورت کے قتل کے جرم'' پڑھیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے لاہور چند سال قبل وہاں کے وزیر اعظم کی صدرات میں دیے ہوئے لیکچر کا خلاصہ کسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا لکھا ہوا ہے، مگر استدعا ہے کہ شائع نہ فرمائیں۔ آج فرانس میں پوپ کے حکم سے حکومت کی سیاست بدل گئی ہے، تعصب تو عناد اور دشمنی میں مبدل ہو گیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں پارلیمنٹ نے قانون بنایا ہے کہ جو مسلمان یہاں متوطن ہو گئے ہیں، لیکن اجنبی قومیت کے ساتھ، ان میں سے ہر سال پینتیس ہزار کو اپنے اصلی وطن کو واپس جانے پر مجبور کیا جائے۔ اس کا اطلاق خاص کر بیس پچیس لاکھ الجزائریوں پر ہوتا ہے اور ان کی جگہ پرتگالیوں کو مزدوری کے لیے بلایا جا رہا ہے۔ فرانس میں نومسلموں کی روز افزوں کثرت سے کلیسا پریشان ہو گیا ہے۔ یہودی اور کمیونسٹ بھی حیران ہیں۔ گذشتہ ہفتے ایک کمیونسٹ اخبار کے ایڈیٹر نے مجھ سے درخواست کی کہ اس کے نامہ نگار کو اس موضوع پر سوالات کا انٹرویو میں جواب دوں۔ میں نے ٹال دیا اور ادب سے کہا کہ جامع مسجد کو جا کر وہاں کے ناظم سے پوچھ لو۔ ان حالات میں قطعاً مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ دشمنوں کو معلومات مہیا کیے جائیں۔ أعوذ برب الفلق من شر ما خلق۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

مکرر:

کیا حدیث قدسی پر کسی مطبوعہ علمی کام کا آپ کو کوئی علم ہے؟ میری ایک نومسلم شاگرد عائشہ اس پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہی ہے۔ Zwenier کا مضمون مسلم ورلڈ میں اور Mouton کمپنی کی شائع کردہ حالیہ انگریزی کتاب سے میں واقف ہوں۔ معلوم نہیں اردو فارسی، عربی، ترکی میں کوئی چیز آپ کے علم میں ہو۔

خط نمبر:۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی دوشنبہ، ۹ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

سلام مسنون ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا۔ خیر و عافیت کی اطلاع سے مسرت ہوئی۔

اگر موقع ہو تو الجزائر کے ذمہ دار لوگوں سے کہیئے کہ مراکش میں جامع قرویین ہے، تونس میں جامع زیتونہ ہے، مصر میں الازہر، مگر الجزائر میں کوئی اسلامی بڑی درسگاہ نہیں اور الجزائریوں کو اپنے ہمسایوں کے ہاں جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دورِ استعمار میں پیدا شدہ اس خلا کو اب جلد سے جلد پر کرنا چاہئے کہ آدمی کو پیٹ بھی ہے اور دماغ بھی۔ صرف کسی ایک کو کھلائیں تو دوسرا بھوکا مر جائیگا۔

ستمبر کے اواخر تک تو سفر کا کوئی پروگرام نہیں ہے اِلّا ماشاء اللہ۔ آپ کی تشریف آوری سے مسرت ہو گی، لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یونیورسٹی کے اساتذہ ابھی گرمائی تعطیلوں میں غائب ہی رہیں گے۔ کوشش فرمایئے کہ کسی اتوار کو یہاں رہیں تا کہ جمعیۃ الطلاب الاسلامیین کے ہفتہ وار اجلاس میں (جو صرف اتوار کو ہو سکتا ہے) تشریف رکھ سکیں اور ان کو مخاطب فرما سکیں۔

رمضان مبارک، یوسف صاحب اور ان کی عزیز اہلیہ کو بھی میرا سلام فرما دیں۔

کیا اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی جلد ۲ یا ۳ شائع ہو گئی ہیں؟ عرصے سے زیر طبع تھیں۔ جواب کی کوئی جلدی نہیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

خط نمبر: ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم زاد مجدکم ۲۳رذی القعدہ ۱۴۰۰ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک ہفتے کی پرواز کے بعد الحمد للہ آج آپ کا عنایت نامہ پہنچ گیا۔ خیر وعافیت کی اطلاع سے مسرت بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا، خاص کر ترکی کے انقلاب کے باوجود آپ کے لئے از ہر کے سفر کا موقع ملا۔ واللہ علیٰ ما یشاء قدیر۔

افسوس ہوا کہ آپ پاریس کے کتب خانہ عام کو نہ جا سکے۔ اگر معلوم ہوتا کہ آپ کے رفیق اس میں دشواری محسوس کرتے ہیں تو میں آپ کو ساتھ لے جاتا۔ توپ کاپی سرائے کے سلسلے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دست مبارک کے متعلق جب میں نے دریافت کیا تھا تو بتایا گیا تھا کہ جب سلطان محمد فاتح نے استانبول وفتح کیا، مشہور حدیث نبوی کی حقانیت ثابت کی۔ تو وہاں قیصر روم کے خزانہ خاص الخاص میں یہ مساعد بھی ملا۔ (معلوم نہیں کیوں، اس کو ادب سے دفن کرنے کی جگہ محفوظ رکھا ہے؟) باقی کس حد تک وہ صحیح ہے اور اس کی تاریخ وسرگزشت کیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ جانے۔

آپ کی مجلس کے سرنامہ پر مونا گرام میں "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کی آیت پاک کے متعلق ہے۔ (سورہ ۵ آیت ۲) آپ نے کبھی غور فرمایا کہ یہ کفار سے برتاؤ کے متعلق ہے، "ما بین المسلمین" طرز عمل کے لیے نہیں۔ اس آخر کے لیے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ وغیرہ آیتیں ہیں۔ حدیث میں المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (تین دن سے قطع مومن نہ کرنا چاہئے وغیرہ)

کیا آپ کو ایک زحمت دے سکتا ہوں؟ لاہور کے محمد اشرف صاحب نے میری کتاب چھاپی ہے۔ وہ یہاں نہیں ملتی۔ اس کی مجھے شدید اور فوری ضرورت ہے۔ کیا وہ اسلام آباد میں مل سکتی ہے؟ اس کا ایک نسخہ ہوائی ڈاک سے، بل کے ساتھ روانہ فرما سکیں تو خوشی کا باعث ہوگا اور ہمیشہ شکر گزار رہوں گا۔

کار لائق سے یاد فرمائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نیازمند

محمد حمید اللہ

خط نمبر:۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم زاد مجدکم سہ شنبہ،۴؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عید مبارک

کتاب ابھی ابھی پہنچ گئی، دلی شکریہ۔

یہ چوری کا ایڈیشن ہے۔ پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔ اللہ ہم لوگوں کو اسلام فروشی سے بچائے۔ مزید برآں اجازت نہ مانگنے میں اس میں ایک مضرت یہ بھی ہے کہ کتاب کی تازہ تصحیحیں اور اصلاحیں نہیں ہوئی ہیں اور پرانی غلطیاں برقرار رہتی ہیں۔

بہر حال آپ کا دلی شکریہ۔ میں نے کراچی میں ایک رشتہ دار کو لکھ دیا ہے کہ کتاب کی قیمت اور ڈاک کے مصارف آپ کو منی آرڈر سے بھیج دیں۔

میں ان شاء اللہ عید الاضحیٰ جزیرہ ریونیوں میں گزاروں گا۔ دو ایک دن میں جا رہا ہوں اور دو ہفتوں میں واپسی ہوگی۔ واللہ المستعان۔

نیازمند

محمد حمید اللہ

حواشی وتعلیقات

۱۔ عمری، محمد یوسف کوکن، مولانا، خانوادہ قاضی بدر الدولہ، دار التصنیف مدراس، ۱۹۶۳، ج ۱/ص ۲۱۔۲۲

یوسف کوکن نے قاضی بدر الدولہ کے خاندان اور ان کے علمی کارناموں سے متعلق دو جلدوں پر مشتمل ایک کتاب ''خانوادہ قاضی بدر الدولہ'' کے نام سے لکھی ہے۔ وہ اپنی اس کتاب میں نائطی خاندان کے بارے میں لکھتے ہیں:

''قاضی بدر الدولہ کا خاندان نائطی کہلاتا ہے جو اپنے حسب ونسب، عزوشرف، دینی ودنیوی وجاہت اور خصوصی رسم ورواج کے لحاظ سے خاص کر جنوبی ہند میں ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ نوائط جمع ہے نائط کی اور یہ لفظ ''ط'' اور ''ت'' کے ساتھ دونوں طرح لکھا جاتا ہے۔ قدیم مورخین اور تذکرہ نگار ''ت'' سے ہی لکھا کرتے تھے''۔

۲۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، علم وعمل کا پیکر۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ در ششماہی معارف اسلامی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۳، ۲۰۰۳ء، جلد ۲ شمارہ ۲ ص ۳۹۵

۳۔ ایضا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعزیتی نشستیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com